تعارف وتبصرہ

عصری عائلی مسائل اور اسلامی تعلیمات — ڈاکٹر حافظہ شاہدہ پروین

ناشر: شعبۂ علوم اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی لاہور، ۲۰۱۳ئ، صفحات: ۴۹۲، قیمت: ۵۰۰روپے (پاکستانی)

موجودہ دور میں خاندان کا ادارہ بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور نت نئے مسائل میں گرفتار ہے۔ان مسائل نے معاشرہ کو پراگندہ کر رکھا ہے۔ یہ صرف مغربی معاشروں کی تصویر نہیں ہے، بلکہ مشرقی اور مسلم معاشرے بھی ان مسائل کا شکار ہیں۔ ان سے چھٹکارا اسی صورت میں مل سکتا ہے جب اسلام کے دامنِ رحمت میں پناہ لی جائے اور اس کی تعلیمات کو حرزِ جان بنایا جائے۔زیرِنظر کتاب میں اس موضوع پر تحقیقی انداز میں بحث کی گئی ہے اور موجودہ دور کے عائلی مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب اصلاً تحقیقی مقالہ ہے جس پر مصنفہ کو شعبۂ علوم اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔موضوع کی اہمیت و افادیت اور تحقیقی کام کی عمدگی کی بنا پر یونی ورسٹی کی جانب سے ہی اس مقالہ کو شائع کیا گیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں متعدد فصول ہیں۔ باب اول تمہیدی نوعیت کا ہے۔اس میں موضوع کا تعارف کرایا گیا ہے، اسلام میں عائلی نظام کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور ان اسباب کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے مختلف مسائل جنم لیتے ہیں۔ باب دوم میں ان مسائل سے بحث کی گئی ہے جن کا مغربی معاشرہ اور خاص طور سے پاکستانی مسلم معاشرہ شکار ہے، مثلاً اباحیت پسندی، ازدواجی سکون سے محرومی، خواتین پر تشدد، اولاد سے بے نیازی، بے نکاح ازدواجی زندگی، نکاح میں تاخیر کا رجحان،عورت کی ملازمت، ذات برادری اور جہیز وغیرہ۔ باب سوم میں معاہدۂ نکاح سے متعلق مسائل (جبری نکاح ،فرار کی شادی، ولایتِ نکاح، تعدد ازواج، مہر کی مقدار) زیرِ بحث آئے ہیں۔ باب چہارم کا دائرہ حقوق الزوجین سے متعلق مسائل ہیں۔ مثلاً

عورت کا حقِ ملکیت، مرد کی قوامیت کے حدود اور تقاضے، غیرت کے نام پر قتل، گھریلو تشدد، عورت کا حقِ نفقہ وسکنیٰ، سسرال میں عورت کی ذمے داریاں وغیرہ۔ باب پنجم میں زوجین کی علیٰحدگی (طلاق وخلع) اوراس صورت میں بچوں کی حضانت (پرورش) اور یتیم پوتے کی وراثت جیسے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ہر مسئلہ کے ذیل میں فاضل مصنفہ نے پہلے اس کی حقیقی صورتِ حال بیان کی ہے، اعداد وشمار کی روشنی میں مغربی اور پاکستانی معاشروں کی پراگندگی واضح کی ہے، پھر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا معقول حل پیش کیا ہے۔ آخری باب نتائج اور سفارشات پر مشتمل ہے۔ اس میں گویا تمام بحثوں کا خلاصہ آ گیا ہے۔ خاندان کے استحکام کے لیے اس میں قیمتی مشورے دیے گئے ہیں۔

مصنفہ نے عربی، اردو اور انگریزی کے دست یاب مصادر ومراجع سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ان کی فہرست ساڑھے تین سو (۳۵۰) سے زائد کتابوں پر مشتمل ہے۔ ان میں اسلامی معاشرت اور عائلی نظام پر مولانا سید جلال الدین عمری کی تصانیف بھی شامل ہیں۔

اقتباسات اور حوالوں کی کثرت کہیں کہیں بلا ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ممکن ہے، پی ایچ ڈی مقالہ کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو۔ کہیں کہیں احادیث اور عربی عبارتوں کے ترجمے نظر ثانی کے محتاج ہیں۔ مثلاً **انما النساء شقائق الرجال** کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے: ''عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں'' (ص ۳۷)۔ اس کا موزوں ترجمہ یہ ہوگا: ''عورتیں مردوں کے مثل ہیں''۔ **الدنیا متاع** کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے: ''دنیا ایک نفع کا سامان ہے''۔ اس میں 'نفع' کا اضافہ بلا ضرورت ہے۔ ص ۴۰ پر حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی روایت کا ترجمہ درست نہیں ہے۔ اس طرح کی اور بھی مثالیں ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک عمدہ مطالعہ ہے۔ امید ہے، علمی حلقوں میں اس کی پذیرائی ہوگی اور اس سے خاطر خواہ استفادہ کیا جائے گا۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

قادیانی مسئلہ [تدوینِ نو] مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی، ۲۰۱۵ء ص ۱۳۴ قیمت –/

انیسویں صدی عیسوی میں برصغیر ہند میں جن فتنوں نے سر ابھارا اور امت مسلمہ کی اندرونی صفوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۹–۱۹۰۸ء) کا برپا کیا ہوا، ختمِ نبوت سے انکار کا فتنہ ہے۔ ختمِ نبوت امت کا متفقہ عقیدہ ہے، اس لیے اس فتنہ کے سر اٹھاتے ہی علماء کرام نے اس کا نوٹس لیا اور ابتدا ہی میں اس کی سرکوبی کی کوشش کی۔ چناں چہ اپریل ۱۹۱۸ء میں ایک استفتاء پر ہندوستان کے تمام قابلِ ذکر دینی مراکز اور اداروں کے علماء نے قادیانوں کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔ فروری ۱۹۳۵ء میں بہاول پور کی عدالت نے قادیانت کو کافر اور خارج از اسلام فرقہ قرار دیتے ہوئے ایک نکاح کو فسخ کر دیا، جس میں شوہر قادیانی ہوگیا تھا۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور تنظیموں کے ۳۳؍سربراہان نے کراچی میں جمع ہوکر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ حکومت نے اس وقت علماء کا یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطۂ عالمِ اسلامی مکہ مکرّمہ کے تحت منعقدہ ایک کانفرنس میں پوری دنیا کی ۱۴۴؍دینی تنظیموں اور جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے اور اس میں قادیانیوں کی تکفیر کی متفقہ قرارداد منظور کی۔ بالآخر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان اسمبلی نے اپنے متفقہ فیصلے میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

قادیانیت کے علمی رد کے سلسلے میں بھی علمائے اسلام نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔ چناں چہ اس موضوع پر بہت وسیع لٹریچر اردو زبان میں موجود ہے اور ان میں سے بعض کا دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ ہوگیا ہے۔ یہ تمام کتابیں برابر شائع ہو رہی ہیں اور انٹرنیٹ پر بھی دست یاب ہیں، لیکن تشویش کی بات ہے کہ قادیانیت کا فتنہ مسلسل برگ و بار لا رہا ہے، دنیا کے بیش تر ممالک میں ان کے مراکز قائم ہیں اور اسلام دشمن

طاقتوں اور حکومتوں کی انھیں پشت پناہی حاصل ہے۔

۱۹۵۳ء میں جب پاکستان میں تمام دینی جماعتوں، تنظیموں اور سرکردہ علماء کے اشتراک سے بڑے پیمانے پر اور منظم طریقے سے ختم نبوت کی تحریک چلی اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا پرزور مطالبہ کیا گیا تو اس زمانے میں مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے عوام و خواص کو اصل مسئلے سے آگاہ کرنے کے لیے علمی و تحقیقی انداز میں ایک کتابچہ 'قادیانی مسئلہ' کے نام سے تالیف کیا تھا۔ اس کی بڑے پیمانے پر اشاعت ہوئی اور وہ لاکھوں افراد تک پہنچا۔ اس کی بنیاد پر حکومت نے مولانا کو گرفتار کرلیا اور مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۸ اور تعزیرات کی دفعہ ۱۵۳ (الف) کے تحت مقدمہ چلا کر موت کی سزا سنادی۔ لطف کی بات یہ تھی کہ حکومت نے اس رسالے کی اشاعت پر کوئی پابندی عائد نہیں کی اور وہ برابر شائع ہوتا رہا۔ سزائے موت کے خلاف شدید عوامی ردعمل ہوا اور عرب حکومتوں نے بھی احتجاج کیا۔ بالآخر اندرونی اور بیرونی دباؤ کی تاب نہ لاکر حکومت نے سزائے موت منسوخ کردی اور اسے عمر قید سے بدل دیا، پھر ۱۹۵۵ء میں مولانا کو رہا کردیا گیا۔ رہائی کے بعد مولانا نے متعدد مواقع پر تحقیقاتی عدالت میں مفصل بیانات دیے، جن میں قادیانیت کا مکمل پوسٹ مارٹم کیا اور حکومتی اقدامات کی قلعی کھول کر رکھ دی۔

اس کتابچہ 'قادیانی مسئلہ' کے، پاکستان میں اب تک دو درجن ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ اس کے علاوہ رابطۂ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے اسے قادیانیت کے بارے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور شیخ خضر حسینؒ کے مضامین کے ساتھ ایک مجموعہ کی شکل میں بڑے پیمانے پر شائع اور عام کیا۔ ہندوستان میں اس مجموعۂ مقالات کی مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز سے بھی برابر اشاعت ہورہی ہے۔ پاکستان میں پہلے 'قادیانی مسئلہ' ایک مختصر کتابچہ (۳۷ صفحات) کی شکل میں شائع ہوتا تھا۔ بعد میں اس میں تحقیقاتی عدالت میں مولانا مودودیؒ کے بیانات کے ضروری اقتباسات شامل کردیے گئے تو اس کی ضخامت ۱۰۴ رصفحات ہوگئی۔ ایک دوسرا ایڈیشن 'قادیانی مسئلہ اور اس کے سیاسی، دینی اور تمدنی پہلو' کے نام سے نکالا گیا، جس میں

اصل کتابچہ (قادیانی مسئلہ) کے ساتھ تحقیقاتی عدالت میں مولانا کے بیانات کے زیادہ مفصل اقتباسات شامل کیے گئے، جس کی بنا پر کتاب کی ضخامت ۳۸۴ر صفحات ہوگی۔ وہاں یہ دونوں کتابیں برابر شائع ہورہی ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں کتابیں گزشتہ صدی کی پانچویں دہائی کا پس منظر رکھتی ہیں، جب قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی پرزور تحریک شروع ہوئی تھی۔ چناں چہ ان تحریروں میں بھی اس مطالبہ کی تکرار موجود ہے اور ان حالات کا بھی باریکی سے تذکرہ اور تجزیہ کیا گیا ہے، جن میں پاکستان کی حکومت کے متعدد اعلیٰ مناصب پر بعض قادیانی فائز تھے اور انھیں حکومتی سرپرستی حاصل ہونے کے برے اور خطرناک اثرات سماج پر پڑ رہے تھے۔ بعد میں حالات بدل گئے اور بالآخر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

ادھر کچھ عرصے سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں قادیانیت جڑ پکڑ رہی ہے اور اپنے پر پُرزے نکال رہی ہے۔ اس صورتِ حال میں مناسب معلوم ہوا کہ ردِّ قادیانیت میں لکھی گئی اس موثر کتاب کو تدوینِ نو کے بعد شائع کیا جائے، تاکہ بھولے بھالے عوام کو اس فتنے کا شکار ہونے سے بچایا جاسکے۔ اس کی تدوینِ نو درج ذیل انداز سے کی گئی ہے:

۱۔ قادیانی مسئلہ — مکمل کتابچہ

۲۔ تحقیقاتی عدالت میں مولانا مودودیؒ کے بیانات کے ضروری اقتباسات۔

ان دونوں حصوں میں معمولی تدوین کی گئی ہے۔ چناں چہ وہ تحریریں حذف کردی گئی ہیں جو وقتی پس منظر رکھتی تھیں۔ اگرچہ وہ تاریخی اہمیت کی حامل تھیں، لیکن اصل مسئلہ قادیانیت سے اب ان کا تعلق باقی نہیں رہ گیا تھا۔

۳۔ مولانا مودودیؒ کی کتاب 'رسائل و مسائل' میں قادیانیت سے متعلق کچھ قیمتی مواد تھا۔ اسے بھی شامل کردیا گیا ہے۔

اس طرح 'قادیانی مسئلہ' کی پیش کش تدوینِ نو کے بعد زیادہ جامع اور مفید ہوگئی ہے۔ اس سے ان شاء اللہ قادیانیت کے خدوخال کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ (م — ر)

عصر حاضر کے پُر فریب نعرے ڈاکٹر محمد رفعت

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی، ۲۰۱۵ئ ص ۱۴۴ قیمت –/ ۷۵ روپے

گزشتہ چند صدیوں کی تاریخ شاہد ہے کہ جہاں ایک طرف مسلمانوں پر غلبہ وتسلّط حاصل کرنے کے لیے جبرو استبداد کا سہارا لیا گیا، مسلم ممالک پر فوج کشی کرکے ان پر قبضہ جما لیا گیا اور مسلم عوام کی جانوں اور مملوکہ چیزوں کو بری طرح پامال کیا گیا، وہیں دوسری طرف ان پر فکری یلغار بھی کی گئی۔ اسلام پر دہشت گردی، انتہا پسندی، بنیاد پرستی، قدامت پسندی اور دیگر الزامات لگائے گئے اور اس کے مقابلے میں بعض نظریات گھڑ کر انھیں زیادہ سائنٹفک، موجودہ دور سے زیادہ ہم آہنگ اور زیادہ قابلِ عمل قرار دیا گیا۔ مثلاً کثرتیت (Pluralism)، وحدتِ ادیان (سرودھرم سمبھاؤ) لامذہبیت (Secularism)، حاکمیتِ جمہور، قوم پرستی وغیرہ۔ کہنے کو تو یہ چند اصطلاحات ہیں، لیکن ان کے پیچھے پورا نظامِ فکر و فلسفہ پوشیدہ ہے۔ حقیقت میں یہ موجودہ دور کے پر فریب نعرے ہیں، جن کی گونج پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے اور خاص طور سے ہمارے ملکِ عزیز میں بھی ان کا غلغلہ بلند ہے۔ ضرورت ہے کہ ان نظریات کا علمی انداز میں محاکمہ کیا جائے، ان کے تضادات واضح کیے جائیں، ان کی کمزوریوں کو واشگاف کیا جائے اور اسلامی نظریۂ حیات کی ایسی دل نشیں تشریح و تفہیم کی جائے کہ ان نظریات کے مقابلے میں اس کی برتری ثابت ہو اور وہ موجودہ دور میں بھی لائقِ عمل، قابلِ قبول اور قرینِ عقل معلوم ہو۔

زیرِ نظر کتاب دس (۱۰) مضامین پر مشتمل ہے۔ ان میں مذکورہ بالا نظریات سے بحث کی گئی ہے، ان کے مختلف پہلوؤں کا بھرپور تجزیہ کیا گیا ہے اور اسلام سے ان کا تقابل کرکے اسلامی تصورات کی معقولیت اور برتری ثابت کی گئی ہے۔ یہ مضامین اصلاً ماہ نامہ 'زندگی نو' نئی دہلی کے اداریوں (اشارات) کی حیثیت سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ عمومی افادیت کے پیش نظر اب انھیں کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ امید ہے، دینی و علمی حلقوں میں اس کتاب کو مقبولیت حاصل ہوگی اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے گا۔

(م–ر)

مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ: حیات و خدمات [مجموعۂ مقالات] مرتب: محمد طارق

ناشر: شبلی چلڈرن اسکول، نظام آباد، اعظم گڑھ، ۲۰۱۳ئ ص ۴۱۵ قیمت -/ ۴۰۰ روپے

دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ کے نام ور رفقاء میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی (۱۹۳۷-۲۰۰۸ئ) کا بھی شمار ہوتا ہے۔ وہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد بیس (۲۰) سال کی عمر میں ہی دارالمصنفین سے وابستہ ہو گئے تھے، جہاں شاہ معین الدین احمد ندویؒ کی سرپرستی اور جناب سید صباح الدین عبدالرحمنؒ اور مولانا مجیب اللہ ندویؒ کی رفاقت میں ان کی صلاحیتوں میں نکھار آیا اور علمی میدان میں آزادی سے کام کرنے کا موقع ملا۔ چناں چہ بہت جلد ان کا شمار ہندوستان کی معروف علمی شخصیات اور اصحابِ قلم میں ہونے لگا۔

مولانا اصلاحی ۱۹۸۷ء میں سید صباح الدین صاحب کی حادثاتی وفات کے بعد دارالمصنفین کے ناظم اور اس کے ترجمان ماہ نامہ 'معارف' کے مدیر مقرر ہوئے۔ ان کے قلم سے سیکڑوں علمی و دینی اور ادبی و تحقیقی مقالات اور تقریباً ایک درجن کتابیں نکلیں، جنھیں علمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ ان میں 'ہندوستان — عربوں کی نظر میں' (دو جلدیں)، 'تذکرۃ المحدثین' (تین جلدیں)، 'ایضاح القرآن'، 'چند ارباب کمال' اور 'مسلمانوں کی تعلیم' خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ سخت مالی مشکلات اور انتہائی نامساعد حالات کے باوجود دارالمصنفین کی غیر دست یاب کتابوں کو دوبارہ شائع کرانا، خاص طور پر سیرت النبی کے نئے ایڈیشن کی اشاعت اور دیگر قدیم مطبوعات کی دوبارہ معیاری اشاعت ان کا بڑا کارنامہ ہے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ کی وفات (۲؍فروری ۲۰۰۸ئ) کے ایک سال کے بعد ان کی یاد میں ان کے صاحب زادے جناب محمد طارق کی دل چسپی سے دارالمصنفین کے کیمپس میں ۲۴-۲۵؍فروری ۲۰۰۹ء کو ایک سمینار منعقد ہوا تھا، جس میں مختلف اصحابِ قلم نے مرحوم کی شخصیت اور خدمات پر روشنی ڈالی تھی۔ انھی مقالات کا مجموعہ زیرِ نظر کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا مقدمہ پروفیسر اشتیاق احمد ظلّی نے لکھا ہے۔ اس میں کل انتیس (۲۹) مقالات ہیں۔ پروفیسر خورشید نعمانی نے 'ایک پیکرِ شرافت' کے عنوان سے مولانا مرحوم کی شخصیت و کردار کا تعارف کرایا ہے۔ پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے ان کی قرآنی خدمات، پروفیسر ظفرالاسلام اصلاحی نے تعلیمی افکار، ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی نے مذہبی افکار، صحافت اور قومی جدو جہد، جناب محمد ایوب واقف نے ادبی خدمات، مولانا کلیم صفات اصلاحی نے ان کے تبصروں اور ڈاکٹر فخرالاسلام اعظمی نے ان کے شذرات کا جائزہ لیا ہے۔ مولانا توقیر احمد ندوی نے ان کی مجموعی تصانیف اور ڈاکٹر محمد مشتاق تجاروی نے ان کی اہم تصنیف 'تذکرۃ المحدثین' کا تجزیہ کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے فکرِ فراہی کے ترجمان کی حیثیت سے ان کی تحریروں کا مطالعہ کیا ہے۔ دیگر مقالات سے بھی مرحوم کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

کتاب کے آخر میں اشخاص، کتب و رسائل اور مقالات کا اشاریہ تیار کیا گیا ہے۔ پروف ریڈنگ کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ مجموعی اعتبار سے کتاب اچھی ہے۔ مولانا مرحوم کے افکار و نظریات، خدمات اور کارناموں کو جاننے کے خواہش مند افراد کے لیے یہ کتاب ان شاء اللہ بنیادی ماخذ کا کام دے گی۔ (اسامہ شعیب)

سہ ماہی مجلہ تعلیم و تحقیق اسلام آباد مدیر: ڈاکٹر حبیب الرحمن

پتہ: گلشنِ تعلیم، H-15، موٹروے چوک، اسلام آباد، فی شمارہ: ۲۵۰ روپے، سالانہ: ۸۰۰روپے (پاکستانی)

مرکزِ تعلیم و تحقیق اسلام آباد (پاکستان) تعلیم و تحقیق کے میدان میں اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے اس نے ایک سہ ماہی جریدہ 'مجلہ تعلیم و تحقیق' کے نام سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ اس کا مقصد اہم سماجی، تعلیمی، معاشی اور معاشرتی پہلوؤں پر قرآن و سنت کی روشنی میں رہ نمائی فراہم کرنا بتایا گیا ہے۔ اب تک اس کے چار شمارے شائع ہوچکے ہیں، جن میں تحفظِ ناموس رسالت نمبر اور یکساں نظامِ تعلیم نمبر قابل ذکر ہیں۔

زیر نظر شمارہ اس کا پانچواں شمارہ (جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ئ) ہے۔

یہ شمارہ سات مقالات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی نے 'امتِ واحدہ کی تشکیل قرآن وسنت کی روشنی میں' کے موضوع پر تحقیقی بحث کی ہے۔ ڈاکٹر ریاض خاں الازہری نے طہارت کے موضوع پر اسلام اور جین مت کی تعلیمات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ جناب غازی عبدالرحمن قاسمی نے 'پاکستانی معاشرے میں پسند کی شادی اور قتل غیرت' کے موضوع کا گہرائی سے تجزیہ کیا ہے۔ محترمہ حمیرا ناز کے مقالہ کا عنوان 'تعدد ازدواج اور اسلام' ہے۔ جناب محمد ارشد نے 'دہشت گردی: مفہوم، اسباب اور اثرات' کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا ہے۔ جناب محمد اصغر شہزاد نے 'آسمانی کتابوں کی روشنی میں حرمتِ سود کا اثبات کیا ہے۔ آخری مقالہ 'فتاویٰ واستنباطِ مسائل میں شدت پسندی کا رجحان' کے عنوان سے ڈاکٹر مسفر بن علی محمد القحطانی کے عربی مقالے کا ترجمہ ہے۔ یہ مقالہ پہلے سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ میں شائع ہو چکا تھا۔

مجلہ کی مجلسِ مشاورت میں عالمی سطح کے اصحابِ علم وفضل کو رکھا گیا ہے۔ ان میں ہندوستان سے پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی اور ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کے نام گرامی شامل ہیں۔

امید ہے، مجلہ کا علمی وتحقیقی معیار قائم رہے گا اور اس کی اشاعت کو وقت پر لانے کی کوشش کی جائے گی۔ (محمد رضوان خاں)

پاکستان میں

سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی کے لیے رابطہ کریں:

جناب سجاد الٰہی صاحب، 27-A، لوہا مارکیٹ، مال گودام روڈ، بادامی باغ، لاہور

Tel: 0300-4682752, (R)5863609, (0)7280916

Email: abdulhadi_133@yahoo.com